اللہ تعالیٰ نے تو مرحوم کو خلعت شاہی یعنی شہادت سے نوازا۔ لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ ابھی ان کی فراغت اور دستاربندی میں دوماہ کا قلیل عرصہ باقی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے دستار شہادت کا انتخاب فرمالیا اور ابدی مسرتوں اور سرمدی لذتوں سے بہرہ ور فرمایا۔

ولاتقولو المن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیا

دارالعلوم حقانیہ کے ایک مخلص خادم، مجذوب اور درویش کی وفات۔

دارالعلوم حقانیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی جاذبیت عطا فرمائی ہے۔ کہ جہاں بھی کوئی درویش، اللہ والا اور فقیر منش قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ یہاں پر تشریف لاتے ہیں اور اپنی توجہات اور خدمات سے مدرسہ کو رونق بخشتے ہیں انہی باخدا لوگوں میں ایک دارالعلوم کے بے لوث خادم یعقوب بابا افغانی (جس کو دارالعلوم کے طالب علم "بابک" کے نام سے پکارتے تھے) وفات پاگئے۔ موصوف پچھلے ہمیشہ قائم الیل اور صائم النہار رہے ہفتہ میں پانچ دن ان کا روزہ رہتا تھا۔ اور اس میں گرمی سردی کی کوئی تخصیص اور قید نہیں تھی۔ سارا سارا دن مسجد کی صفائی میں مصروف رہتے اور ان کی یہ تمنا تھی کہ مجھے حج بیت اللہ نصیب ہوجائے۔ اور وہاں پر بیت اللہ کا خاکروب اور جھاڑو کش بن جاؤں لیکن ان کی یہ تمنا تمنا ہی رہی۔

مرحوم دارالعلوم حقانیہ کے استاذ صاحب محمد ابراہیم فانی کے بیٹھک میں مستقل طور پر دس سال تک رہائش پذیر تھے۔ اور ان کی خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی اہل خانہ کو اس خدمت پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ مرحوم کو دارالعلوم حقانیہ بالخصوص شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ سے عقیدت زندگی بھر رہی اور مرنے کے بعد بھی۔ اکثر ان کے مزار پر دعا کیلئے دن میں تین چار دفعہ حاضری دیتے۔ اور حضرت مہتمم صاحب مولانا سمیع الحق مدظلہ، راقم اور بڑے بھائی جان مولانا حامد الحق اور عم محترم مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ کا ان کے ساتھ خصوصی تعلق رہا۔ اور ہم کو ہمیشہ دعائے نیم شبی میں یاد رکھتے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

"آمین"

واللہ یقول الحق و یھدی السبیل

اشد الحق

24/10/1996